غیر مقلدین (اہل حدث)

کے عقائد باطلہ

ان کی ہی کتابوں کے حوالوں سے

استخراج :

مناظر اہل سنت، ماہر رضویات، علامہ عبد الستار ہمدانی ''مصروف''
برکاتی نوری

مرکز اہل سنت برکات رضا
امام احمد رضا روڈ، میمن واڈ، پور بندر، گجرات (انڈیا)

(۱) ''اللہ تبارک وتعالیٰ کے متعلق''

غیر مقلدوں کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ رب تعالیٰ کے لئے اعضائے جسمانی ہیں۔

" وَلَـهُ تَعَالىٰ وَجْهٌ وّعَيْنٌ وَيَدٌ وَّكَفٌّ وَقَبْضَةٌ وَاَصَابِعُ وَّ سَاعِدٌ وَّذِرَاعٌ وَّصَدْرٌ وَجَنْبٌ وَحَقْوٌ وَ قَدَمٌ وَرِجْلٌ وَّسَاقٌ وَّ كَنَفٌ كَمَا تَلِيْقُ بِذَاتِهٖ اَلْمُقَدَّسَةِ وَاِثْبَاتُ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ لَيْسَ بِتَشْبِيْهٍ ۔ اِنَّمَا اَلتَّشْبِيْهُ اَنْ يُقَالَ يَدُهُ كَيَدِنَا وَسَمْعُهُ كَسَمْعِنَا وَ هٰكَذَا "

-: ترجمہ :-

''اور اللہ تعالیٰ کے لئے چہرہ اور آنکھ اور ہاتھ اور ہتھیلی اور مٹھی اور انگلیاں اور بازو اور سینہ اور پہلو اور کوکھ اور قدم اور پیر اور پنڈلی اور بغل جیسی اس کی ذات مقدس کے سایان شان ہیں اور ان چیزوں کو اللہ کے لئے ماننا یہ تشبیہ نہیں ہے۔ تشبیہ تو یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے، اللہ کا کان ہمارے کان کی طرح ہے۔

☆ هدية المهدى من الفقه المحمدى ۔ مصنف :- نواب وحید الزماں حیدرآبادی
صفحہ : ۹

(۳) ''حضور اقدس کی تخلیق نور اللہ سے''

قاضی ثناء اللہ امرتسری کا فتوٰی ہے کہ :

''سوال : نذیر کہتا ہے کہ خدا کے نور سے محمد ﷺ پیدا ہوئے اور آپ کے نور سے زمین و آسمان بن گئے۔ آیا عند الشرع ٹھیک ہے ؟

جواب : خدا کا نور خدا سے جدا نہیں۔ آنحضرت ﷺ خدا کی مخلوق ہیں۔ اس طرح دوسرے لوگ، خدا کی مخلوق میں کمی بیشی نہیں۔ قائل مذکور کی تائید میں کوئی آیت یا حدیث صحیح نہیں۔''

حوالہ : ''فتاوٰی ثنائیہ'' ناشر : مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی۔

جلد۔۱ صفحہ : ۳۶۹

غیر مقلدوں کے شیخ الکل فی الکل مولوی نذیر احمد دہلوی کے فتاوٰی میں ہے کہ :

''آدم علیہ السلام اور چیزوں سے پیچھے مخلوق ہوئے اور حضرت ﷺ آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئے، جیسے اور تمام آدمی ان سے پیدا ہوئے۔ پس ثابت ہوا کہ کوئی چیز حضرت ﷺ سے نہیں پیدا ہوئی اور نہ آپ سب چیز سے پہلے پیدا ہوئے بلکہ سب سے پہلے پانی اور عرش پیدا ہوئے۔ بعد ان کے اور سب چیزیں پیدا ہوئیں، اور نہ حضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے بنایا، ایسا عقیدہ رکھنا، جیسا کہ نور نامہ والے نے لکھا ہے، نہایت برا اور سخت گندہ، مخالف کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے ہے۔ ہر مسلمان کو ایسے عقیدہ سے دور ہونا اور بھاگنا چاہیے۔''

حوالہ : ''فتاوٰی نذیریہ'' از : مولوی نذیر احمد دہلوی

(۱) مطبوعہ : الکتاب انٹرنیشنل، دہلی۔ جلد: ۱، صفحہ : ۵۶

(۲) مطبوعہ : اہل حدیث اکادمی، لاہور۔ جلد: ۱، صفحہ : ۲

مشہور غیر مقلد عالم مولوی نواب وحید الزماں حیدرآبادی نے سب سے پہلے نور محمدی ﷺ کو اللہ نے پیدا فرمایا ہے'' ایسا لکھا ہے :-

" بَدأَ اَللّٰهُ سُبۡحَانَهٗ اَلۡخَلۡقَ بِالنُّوۡرِ الۡمَحَمَّدِيِّ ثَمَّ بِالۡمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ الۡعَرۡشَ عَلَى الۡمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ اَلرِّيۡحَ ثُمَّ خَلَقَ اَلنُّوۡنَ وَالۡقَلَمَ وَاللَّوۡحَ ثُمَّ خَلَقَ الۡعَقۡلَ فَالنُّوۡرُ الۡمُحَمَّدِيُّ مَادَّةٌ اَوَّلِيَّةٌ لِخَلۡقِ السَّمٰوَاتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا فِيۡهِمَا "

حوالہ : هدية المهدى من الفقه المحمدى ۔ (عربی) صفحہ : ٥٦ مصنف :- نواب وحید الزماں حیدرآبادی

ترجمہ : ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خلق کی ابتداء نور محمدی سے فرمائی پھر پانی سے پھر پیدا فرمایا عرش کو پانی کے اوپر پھر ہوا کو پیدا فرمایا پھر نون، قلم اور لوح کو پیدا فرمایا پھر عقل کو پیدا فرمایا۔ پس نور محمدی ﷺ آسمان و زمین اور جو کچھ بھی آسمان و زمین میں ہے، اس کی پیدائش کا مادّہ اول ہے۔''

(۴) ''نبی کی رائے حجت نہیں''

مولوی محمد محدث جونا گڑھی نے لکھا ہے کہ :

''شریعت اسلامیہ میں تو خود پیغمبر خدا ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی الٰہی کے کچھ فرمائیں، تو وہ بھی حجت نہیں۔''

حوالہ : ''طریق محمدی''

(۱) اہل حدیث اکیڈمی۔مئو۔مطبوعہ: ۲۰۰۰ء صفحہ : ۶۲

(۲) اہل حدیث اکیڈمی۔مئو۔مطبوعہ: ۲۰۰۸ء صفحہ : ۷۰

مولوی محمد محدث جونا گڑھی نے لکھا ہے کہ :

''تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو، اس دین والے آج ایک امتی کی رائے کو دلیل اور حجت سمجھنے لگے۔''

حوالہ : ''طریق محمدی''

(۱) اہل حدیث اکیڈمی۔مئو۔مطبوعہ: ۲۰۰۰ء صفحہ : ۶۳

(۲) اہل حدیث اکیڈمی۔مئو۔مطبوعہ: ۲۰۰۸ء صفحہ : ۷۱

(۵) ''تقلید شرک ہے''

مولوی محمد محدث جونا گڑھی نے لکھا ہے کہ :

''برادران ! مندرجہ بالا واقعہ ہی ہمیں اس نتیجے پر پہونچانے کے لئے کافی ہے کہ حدیث رسول مل جانے کے بعد اِدھر اُدھر کے اقوال لینا صریح حرام ہے۔ رائے، قیاس، اجتہاد، استنباط سب تابع ہیں، سردار حدیث ہے۔ اماموں اور بزرگوں کے اقوال سب ماتحت ہیں اور قول رسول، حدیث نبوی سب کے اوپر ہے، حدیث کے خلاف کسی اور کی بات ماننا، پھر اسے تقلید کہنا، یہ وہ تقلید ہے جسے شریعت نے حرام قرار دیا ہے، جسے شریعت کہا جاتا ہے، جس سے بچنا مسلمانوں پر اتنا ہی فرض ہے جتنا ''کالی'' اور ''بھوانی'' کو ماننا، یہ اصل اسلام ہے۔''

حوالہ : ''اہل حدیث اور احناف کے درمیان اختلاف کیوں''

(۱) مطبوعہ: اہل حدیث اکیڈمی۔ مئوناتھ بھنجن۔ صفحہ : ۳۵

(۲) مطبوعہ: مکتبہ محمدیہ۔ دہلی ۶ صفحہ : ۳۵

مشہور غیر مقلد عالم مولوی نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

''فَالْحَنَفِيَّةُ وَالشَّافِعِيَّةُ وَالْمَالِكِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ كُلُّهُمْ مُسْلِمُوْنَ يَجُوْزُ الْاِقْتِدَاءُ بِهِمْ بِلَا نَكِيْرٍ''

ترجمہ : ''پس حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی یہ سب مسلمان ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا بغیر کسی انکار کے جائز ہے۔''

حوالہ : ''نزول الابرار من فقہ النبی المختار''

مطبوعہ : سعید المطابع، بنارس۔ ۱۳۲۸ھ

جلد۔۱، صفحہ : ۹۷

(٦) ’’توہین حضرت فاروق اعظم‘‘

مولوی محمد محدث جونا گڑھی نے لکھا ہے کہ :

’’پس آؤ سنو ! بہت سے صاف صاف موٹے موٹے مسائل ایسے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم نے ان میں غلطی کی اور ہمارا آپ کا اتفاق ہے کہ فی الواقع ان مسائل کے دلائل سے حضرت فاروق ؓ بے خبر تھے۔‘‘

حوالہ : (۱) **’’طریق محمدی‘‘** مطبوعہ: اہل حدیث اکیڈمی ۔مئوناتھ بھنجن۔

سن طباعت : سوم، جولائی ۲۰۰۸ء صفحہ : ۹۴

(۲) **’’طریق محمدی‘‘** مطبوعہ: اہل حدیث اکیڈمی ۔مئوناتھ بھنجن۔

سن اشاعت : مارچ ۲۰۰۰ء صفحہ : ۸۹

مولوی محمد محدث جونا گڑھی نے لکھا ہے کہ :

’’پھر بھی ان موٹے موٹے مسائل میں جو روزمرّہ کے ہیں، دلائل شرعیہ آپ سے مخفی رہے۔‘‘

حوالہ : **’’طریق محمدی‘‘**

(۱) اہل حدیث اکیڈمی ۔مئو۔ مطبوعہ : ۲۰۰۰ء صفحہ : ۹۴

(۲) اہل حدیث اکیڈمی ۔مئو۔ مطبوعہ : ۲۰۰۸ء صفحہ : ۹۹

(۷) ’’غیر اللہ سے استغاثہ وندا‘‘

غیر مقلدوں کے شیخ الکل فی الکل مولوی نذیر احمد دہلوی کے فتاوٰی میں ہے کہ :

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نبی ﷺ سے مدد چاہنا یعنی یوں کہنا کہ فلاں کام نبی ﷺ کی مدد سے کروں گا، جائز ہے یا نا جائز ؟

جواب : رسول اللہ ﷺ سے مدد چاہنا یعنی یوں کہنا کہ فلاں کام رسول اللہ ﷺ کی مدد سے کروں گا، جائز نہیں ہے، کیونکہ شرک ہے۔

حوالہ : ’’**فتاوٰی نذیریہ**‘‘ از : مولوی نذیر احمد دہلوی

(۱) مطبوعہ : الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، دہلی۔

طبع چہارم، ۱۴۲۷ھ، ۲۰۰۷ء ، **جلد: ۱، صفحہ : ۹۴**

(۲) مطبوعہ : اہل حدیث اکادمی، کشمیری بازار، لاہور (پاکستان)

طبع ثانی، ۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۱ء ، **جلد: ۱، صفحہ : ۵۳**

(۸) ”حیات انبیاء وشہداء “

مشہور غیر مقلد عالم مولوی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی ڈپٹی کے فتاوٰی میں ہے کہ :

”حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں ۔ خصوصًا آنحضرت ﷺ کہ فرماتے ہیں کہ جو عند القبر درود بھیجتا ہے، میں سنتا ہوں اور دور سے پہونچایا جاتا ہوں۔“

حوالہ : ”فتاوٰی نذیریہ“ از : مولوی نذیر احمد دہلوی

(۱) مطبوعہ : اہل حدیث اکادمی، کشمیری بازار، لاہور (پاکستان)

طبع ثانی، ۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۱ء ، جلد: ۱، صفحہ : ۵۲

(۲) مطبوعہ : الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، دہلی۔

طبع چہارم، ۱۴۲۷ھ، ۲۰۰۷ء ، جلد: ۱، صفحہ : ۹۳

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاوٰی میں ہے کہ :

سوال : نبی سب حیات ہیں یا نہیں ؟

جواب : قرآن شریف میں صاف ارشاد ہے انک میت وانھم میتون (اے نبیؐ تم بھی مرنے والے ہو اور یہ مخالفین بھی سب ایک دن مرنے والے ہیں ۔ مترجم)..........رہی روحانی زندگی، سو وہ انبیاء اور اولیاء اور شہداء سب کو حاصل ہے۔“

حوالہ : ”فتاوٰی ثنائیہ“ ناشر : مرکزی جمیعت اہل حدیث ہند، دہلی

جلد نمبر ۱، صفحہ : ۱۰۷

(۱۲) ”ابن قیم مددے ۔ قاضئ شوکاں مددے “

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خاں قنوجی ثم بھوپالی نے اپنے آقاؤں کو یوں پکارا کہ :

”قبلہء دیں مددے ، کعبہء ایماں مددے
ابن قیم مددے ، قاضئ شوکاں مددے“

حوالہ : ”نفخ الطیب“ صفحہ : ۴۷

نواب صدیق حسن خاں کے مندرجہ بالا شعر کی تائید کرتے ہوئے مشہور غیر مقلد عالم نواب وحیدالزماں حیدرآبادی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ :

”وَقَالَ السَّیِدُ فِیْ بَعْضِ تَوَالِیْفِهٖ قِبْلَهٖءِ دِیْن مَدَدِیْ کَعْبَهٖءِ اِیْمَانُ مَدَدِیْ اِبْنِ قَیِّمْ مَدَدِیْ قَاضِیْ شَوْکَانُ مَدَدِیْ “

ترجمہ : اور کہا سردار (یعنی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی) نے اپنی بعض تالیف میں کہ” قبلہء دیں مددے کعبہ ایمان مددے ابن قیم مددے قاضی شوکان مددے“

حوالہ : هدية المهدى من الفقه المحمدى ۔ صفحہ : ۲۳

بھوپالی نواب کے مذکور شعر کے تعلق سے غیر مقلدین کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری سے سوال پوچھا گیا تو انہوں نے جو جواب دیا وہ ذیل میں درج ہے :

سوال : کس دلیل سے یوں کہنا جائز ہے ”ابن قیم مددے قاضی شوکاں مددے“ ؟

جواب : مذہبی اصطلاح میں جائز نہیں، شاعرانہ اصطلاح کے ہم ذمہ دار نہیں۔

حوالہ : ”فتاوٰی ثنائیہ“ ناشر : مکتبہء ترجمان، مرکزی جمیعت اہل حدیث ہند، اہل حدیث منزل۔ دہلی ۶
جلد نمبر ۱، صفحہ : ۱۴۷

(۱۳) ''کتّے کا لعاب، جوٹھا، پاخانہ اور پیشاب پاک ہے''

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں نے لکھا ہے کہ :

"وَدَمُ السَّمَكِ طَاهِرٌ وَكَذَا اَلْكَلْبُ وَرِيْقُهٗ عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ مِنْ اَصْحَابِنَا ..... وَ يُتَّخَذُ جِلْدُهٗ مُصَلّٰے وَ دَلْوًا وَلَوْ سَقَطَ فِي الْمَاءِ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ لَا يَفْسُدُ الْمَاءُ وَاِنْ اَصَابَ فَمُهُ الْمَاءَ وَكَذَا الثَّوْبُ لَايَنْجَسُ بِانْتِفَاضِهٖ وَلَا بَعْضِهٖ وَلَا اَلْعُضْوُ وَلَوْ اَصَابَهٗ رِيْقُهٗ "

ترجمہ : ''اور مچھلی کا خون پاک ہے اور اسی طرح کتّا اور اس کا لعاب ہمارے محققین کے نزدیک پاک ہے اور اس کے چمڑے کا مصلے (جانماز) اور ڈول بنایا جا سکتا ہے۔ اور اگر کتّا پانی میں گر گیا اور پانی کی ہیئت نہیں بدلی تو پانی فاسد نہیں ہوگا اگر چہ کتّے کا منہ پانی کو پہونچا ہو اور اسی طرح کپڑا اور آدمی کا بدن کتّے کا لعاب لگنے سے تر ہونے سے بھی ناپاک نہیں ہوگا۔''

حوالہ : ''نزول الابرار من فقہ النبی المختار''

مطبوعہ : سعید المطابع، بنارس۔ ۱۳۲۸ھ

جلد۔۱، صفحہ : ۳۰

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

"وَكَذَالِكَ فِيْ بَوْلِ الْكَلْبِ وَخَرَاءِهٖ وَ الْحَقُّ اَنَّهٗ لَادَلِيْلَ عَلَى النَّجَاسَةِ"

ترجمہ : ''اور اسی طرح کتّے کا پیشاب اور اس کے پاخانہ میں اور حق یہ ہے کہ اس کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔''

حوالہ : ''نزول الابرار من فقہ النبی المختار'' جلد۔۱، صفحہ : ۵۰

مطبوعہ : سعید المطابع، بنارس۔ ۱۳۲۸ھ

(۱۴) ”شراب پاک ہے“

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدرآبادی نے لکھا ہے کہ :

” وَكَذَالِكَ الْخَمْرُ وَبَوْلُ مَا يُؤكَلُ لَحمُهٗ وَمَالَا يُؤ كَلُ لَحمُهٗ من الْحَيْوَانَاتِ “

ترجمہ : ”اور اسی طرح شراب بھی پاک ہے اور حیوانات میں سے جس کا گوشت کھایا جاتا ہو یا جس کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو، اس کا پیشاب بھی پاک ہے۔“

حوالہ : ”نزول الابرار من فقہ النبی المختار“ جلد۔۱، صفحہ : ۴۹

مطبوعہ : سعید المطابع، بنارس۔ ۱۳۲۸ھ

نواب وحید الزماں حیدرآبادی نے لکھا ہے کہ :

” وَسُؤرُ شَارِبِ الْخَمْرِ طَاهِرٌ سَوَاءٌ كَانَ فَوْرَ شُرْبِهِ الْخَمْرَ وَ بَعْدَهٗ لِاَنَّ الصَحِيْحَ طَهَارَةُ اَلْخَمْرِ “

ترجمہ : ”اور شرابی کا جوٹھا پاک ہے اگرچہ شراب پینے کے فوراً بعد کا یا دیر بعد کا جوٹھا ہو۔ اس لئے کہ صحیح یہ ہے کہ شراب پاک ہے۔

حوالہ : ”نزول الابرار“ (ایضاً) جلد۔۱، صفحہ : ۳۱

نواب وحید الزماں حیدرآبادی نے لکھا ہے کہ :

” وَالصَحِيْحُ اَنَّ الْخَمْرَ لَيْسَ بِنَجِسٍ“ ترجمہ : ”اور صحیح یہ ہے کہ شراب ناپاک نہیں“

حوالہ : ”نزول الابرار“ (ایضاً) جلد۔۱، صفحہ : ۱۹

(۱۵) ’’ ہر حلال وحرام جانور کا پیشاب پاک ہے ‘‘

غیر مقلدوں کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاوٰی میں ہے کہ :

سوال : **اونٹ کا پیشاب پینا مریض کے لئے حدیث میں ہے۔مگر بڑی مکروہ چیز ہے، کیسے جائز ہوا ؟ ہندو لوگ عورت کو نفاس کی حالت میں گائے کا پیشاب پلاتے ہیں کیا باعث اعتراض ہے؟**

جواب : **حدیث شریف میں بطور دوائی استعمال کرنا جائز آیا ہے۔جس کو نفرت ہو، وہ نہ پیے لیکن حلت کا اعتقاد رکھے۔ ایسا ہی گائے، بکری کے بول کے متعلق بھی آیا ہے ’’ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤكَلُ لَحْمُهٗ ‘‘**

حوالہ : **’’فتاوٰی ثنائیہ‘‘** ناشر : مکتبہ ترجمان، دہلی ۲ء

جلد نمبر ۲، صفحہ : ۶۷

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

’’ وَبَوْلُ مَأْكُوْلِ اللَّحْمِ طَاهِرٌ ‘‘ ترجمہ : ’’جس جانور کا گوشت کھانا جائز ہے اس کا پیشاب پاک ہے۔‘‘

حوالہ : ’’نزول الابرار من فقہ النبی المختار‘‘ جلد۔۱، صفحہ : ۳۰

مطبوعہ : سعید المطابع، بنارس۔ ۱۳۲۸ھ

نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

’’ وَبَوْلُ مَا يُؤكَلُ لَحْمُهٗ وَمَا لَا يُؤكَلُ لَحْمُهٗ مِنَ الْحَيْوَانَاتِ ‘‘

ترجمہ : ’’ ہر حلال اور حرام جانور کا پیشاب ہمارے نزدیک ناپاک نہیں ‘‘

حوالہ : ’’نزول الابرار‘‘ جلد۔۱، صفحہ : ۴۹

(۱۶) ’’ خنزیر کا جوٹھا پاک ہے ‘‘

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

’’ وَسُؤرُ الْکَلْبِ وَالْخِنْزِیْرِ فَفِیْہِ قَوْلَانِ وَالْاَصَحُ الطَّھَارَۃُ ‘‘

ترجمہ : ’’اور کتّے اور خنزیر کے جوٹھے کے بارے میں دو (۲) قول ہیں اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ پاک ہیں۔‘‘

حوالہ : ’’نزول الابرار من فقہ النبی المختار‘‘ جلد۔۱، صفحہ : ۳۱

مطبوعہ : سعید المطابع، بنارس۔ ۱۳۲۸ھ

(۱۷) ”عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے“

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

” وَكَذَالِكَ الدَّمُ غَيْرَ دَمِ الْحَيْضِ وَكَذَالِكَ رُطُوبَةُ الْفَرَجِ “

ترجمہ : ”اور اسی طرح حیض کے سوا جو خون عورت کی فرج (شرمگاہ) سے نکلے وہ پاک ہے۔ اسی طرح عورت کی شرمگاہ سے جو رطوبت (تری، چکناہٹ) نکلے وہ بھی پاک ہے۔“

حوالہ : ”نزول الابرار من فقہ النبی المختار“ مطبوعہ : سعید المطابع، بنارس۔ ۱۳۲۸ھ

جلد۔۱، صفحہ : ۴۹

نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

” وَفَرَجٌ خَارِجٌ لِاَنَّهٗ كَالْفَمِ “ ترجمہ : ”عورت کی شرمگاہ کا بیرونی حصّہ مثل انسان کے منہ کے ہے۔“

حوالہ : ”نزول الابرار“ (ایضاً) جلد۔۱، صفحہ : ۲۱

نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

” وَكَذَالِكَ الدَّمُ غَيْرَ دَمِ الْحَيْضِ وَ رُطُوبَةُ الْفَرَجِ “

ترجمہ : ”اور اسی طرح وہ خون جو حیض کے علاوہ عورت کی شرمگاہ سے نکلے وہ خون اور عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے۔“

حوالہ : ”کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق“ مطبوعہ : شوکت اسلام مطبع، بنگلور۔ ۱۳۳۲ھ صفحہ : ۱۶

(۱۸) ’’ رام، کرشن، بدھ وغیرہ کی نبوت کا اقرار‘‘

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ :

’’ وَلِهٰذَا مَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَجْحَدَ نُبُوَّةَ الْاَنْبِيَاءِ الْآخَرِيْنَ اَلَّذِيْنَ لَمْ يَذْكُرْ هُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ وَعُرِفَ بِالتَّوَاتُرِ بَيْنَ قَوْمٍ وَلَوْ كُفَّارٍ اَنَّهُمْ كَانُوْ اَنْبِيَاءَ صُلَحَاءَ كَرَامُچَنْدَر وَ لَچھمَنْ وَكِرَشْنَ جِيْ بَيْنَ اَلْهُنُوْدِ وَ زَرَاتَشْت بَيْنَ الْفُرْسِ وَ كَنَفسِيُوْسَ وَبُدْهَا بَيْنَ اَهْلِ الصِّيْنِ وَجَاپَانْ وَسُقْرَاطُ وَفَيَثَا غُوْرَس بَيْنَ اَهْلِ اَلْيُوْنَانِ بَلْ يَجِبُ عَلَيْنَا اَنْ نَقُوْلَ اٰمَنَّا بِجَمِيْعِ اَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ وَ نُبَرِّئُهُمْ عَمَّا يَنْسِبُ اِلَيْهِمْ اَهْلُ الْكُفْرِ مِنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ ‘‘

ترجمہ : اور اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم انبیاء آخرین کی نبوت کے معاملے میں انکار نہ کریں۔ وہ انبیاء کہ جن کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں نہیں فرمایا اور وہ انبیاء مسلسل پہچانے جاتے ہیں قوم میں، چاہے پھر وہ قوم کافروں کی ہو، بیشک وہ نیک انبیاء تھے۔ مثلاً رام چندر، لچھمن اور کرشن جی ہندوؤں میں اور زراتشت ایران میں اور کنفسیوس اور بُدھا چین و جاپان میں اور سقراط وفیثا غورس یونانیوں میں بلکہ ہم پر واجب ہے کہ ہم یہ کہیں کہ ہم اللہ کے تمام انبیاء ورُسُل پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی نبی پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں اور ہم ان کو بری اور بے عیب بتاتے ہیں ان معاملوں میں جو کافروں نے ان کی طرف شرک، کفر اور سرکشی کی باتیں منسوب کردی ہیں۔‘‘

حوالہ : هدية المهدى من الفقه المحمدى ۔ ۱۳۲۵ھ صفحہ : ۸۵

(۱۹) ''وضو اور غسل کے حیرت انگیز مسائل''

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی کے چند بیان کردہ مسائل ملاحظہ فرمائیں :

" وَلَوْ اَتیٰ عَذْرَاءَ وَلَمْ یَزُلْ عُذْرَتُهَا لَایَجِبُ الْغُسْلُ "

ترجمہ : اگر کسی کنواری لڑکی سے جماع کیا اور کنوار پٹی نہ ٹوٹی تو غسل واجب نہیں۔''

حوالہ : ''نزول الابرار من فقہ النبی المختار'' (عربی) جلد ۔۱ ، صفحہ : ۲۴

مطبوعہ : سعید المطابع، بنارس۔ ۱۳۲۸ھ

(۲۰) ''نماز کے مضحکہ خیز مسائل ''

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

''در جامہء ناپاک نماز گزارد نمازش صحیح ست''

ترجمہ : '' ناپاک لباس میں نماز ادا کی، اس کی نماز صحیح ہے ''

حوالہ : ''عرف الجادی من جنان ھدی الھادی'' (فارسی) صفحہ : ۲۲

مطبوعہ : مطبع صدیقی، بھوپال۔ ۱۳۰۱ھ

نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

" وَقَالُوْالَوْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ نَجِسٍ اَوْ صَلّٰی وَ عَلَیْہِ نَجَاسَۃٌ تَصِحُّ صَلاتہ "

ترجمہ : '' اور (کہا شوکانی اور بھوپالی نے) اگر نجس کپڑے میں نماز پڑھی یا نماز پڑھی اور اس پر یعنی اس کے جسم پر نجاست لگی ہوئی ہے، تو بھی اس کی نماز صحیح ہے ''

حوالہ : ''نزول الابرار من فقہ النبی المختار'' (عربی) جلد۔۱ ، صفحہ : ۶۴

مطبوعہ : سعید المطابع، بنارس۔ ۱۳۲۸ھ

نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

" فَلَوْ صَلّٰی عُرْیَانًا وَّمَعَہٗ ثَوْبٌ صَحَّتْ صَلاتہ "

ترجمہ : '' پس اگر کپڑا ہوتے ہوئے ننگے ہو کر نماز پڑھی، تو بھی اس کی نماز درست ہے۔''

حوالہ : ''نزول الابرار'' (ایضاً) جلد۔۱ ، صفحہ : ۶۵

نواب وحیدالزماں حیدرآبادی نے لکھا ہے کہ :

" وَلَوْرَمیٰ اِنْسَانًا اَوْ طَائرًا الْحَجَرَ کَانَ عِنْدَہٗ اَوْ حَمَلَہٗ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ رَمیٰ بِہٖ لَا تَفْسُدُ صَلاتہ "

ترجمہ : '' اوراگر حالت نماز میں اپنے پاس سے یا زمین سے اٹھا کر کسی آدمی یا پرندے کو پتھر مارا، تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔''

حوالہ : ''نزول الابرار'' (ایضاً) جلد۔۱ ، صفحہ : ۱۱۲

(۲۱) ”کافر اور بلا تسمیہ کا ذبیحہ جائز ہے“

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے فتوٰی دیا ہے کہ :

سوال : ”اگر ایک مسلم سہواً ذبح کے وقت تکبیر بھول گیا، تو کیا وہ جانور حلال ہے یا حرام ؟

جواب : مسلم بسم اللہ بھول جائے تو معاف ہے۔ حدیث میں آیا ہے مسلم کے دل میں بسم اللہ ہے۔“

حوالہ : ”فتاوٰی ثنائیہ“ مطبوعہ : مکتبۂ ترجمان، دہلی

جلد نمبر ۲، صفحہ : ۸۹

نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

” وَذَبِيحَةُ الْكَافِرِ حَلَالٌ اِذَاذَبَحَ لِلّٰهِ وَ ذَكَرَاسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ الذَّبْحِ وَاَنْهَرَ الدَّمَ وَاَفْرَى الْاَوْدَاج “

ترجمہ : ”اور کافر کا ذبیحہ حلال ہے، جب کہ اس نے اللہ کے لئے ذبح کیا ہو اور ذبح کے وقت اللہ کا نام پڑھا ہو اور۔“

حوالہ : ”کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق“ مطبوعہ : شوکت اسلام مطبع، بنگلور۔ صفحہ : ۱۸۲

(۲۲) ’’ آدم خور غیر مقلدین ‘‘

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

’’ مَنِ اضْطُرَّ جَازَلَہٗ اَکْلُ اَلْمُحَرَّمِ وَلَوْ اِلَی الشَّبْعِ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ اِلَّا اٰدَمِیًّا مُبَاحَ اَلدَّمِ کَحَرْبِیٍّ وَ زَانٍ مُحْصَنٍ فَلَہٗ قَتْلُہٗ وَ اَکْلُہٗ ‘‘

ترجمہ : ’’ جو مجبور ہوا (شدید بھوک یا جبراً) اس کے لئے جائز ہے کہ وہ حرام چیز کو پیٹ بھر کے کھالے اور جسے کھانے کے لئے کوئی حرام چیز نہ ملے وہ مباح الدم (یعنی جس کو قتل کرنا جائز ہے) آدمی کو کھالے ، مثلاً حربی کافر یا شادی شدہ زانی ۔ پس وہ مجبور ایسے مباح الدم کو قتل کر کے کھا جائے ۔‘‘

حوالہ : ’’ **کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق** ‘‘ (عربی) مطبوعہ : مطبع شوکت الاسلام ، بنگلور ۔ صفحہ : ۱۸۷

(۲۳) ’’ رضاعت کے لئے عمر اور پانچ گھونٹ ‘‘

■ مفتی اعظم سعودی عرب عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کا فتوٰی ہے کہ :

’’نیز آپ ﷺ نے فرمایا ’’لَا رِضَاعَ اِلَّا فِیْ الْحَوْلَیْنِ ‘‘۔ رضاعت صرف ابتدائی دو (۲) سالوں میں ہے۔‘‘

حوالہ : ’’فتاوٰی بن باز‘‘ (اردو ترجمہ) ناشر : دارالکتب الاسلامیہ، نئی دہلی۔ جلد۔ ۱ صفحہ : ۲۱۱

■ ایضاً .....

’’البتہ گھونٹ اگر پانچ سے کم ہوں یا دودھ پینے کا وقت دو (۲) سال کے بعد کا ہو، تو ایسی رضاعت سے حرمت واقع نہیں ہوتی اور نہ ہی دودھ پلانے والی آپ کی ماں اور اس کا خاوند آپ کا باپ ہوگا، نہ ہی ایسی رضاعت سے ان کی بیٹیاں آپ پر حرام ہوں گی۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے : ’’لَا رِضَاعَ اِلَّا فِیْ الْحَوْلَیْنِ ‘‘۔ رضاعت وہی معتبر ہے، جو ابتدائی دو (۲) سال کے اندر اندر ہو۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا : ’’لَاتَحْرُمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ ‘‘ ۔ایک گھونٹ یا دو گھونٹ دودھ پی لینے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔‘‘

حوالہ : ’’فتاوٰی بن باز‘‘ (اردو ترجمہ) جلد۔ ۱ صفحہ : ۲۱۲ و ۲۱۳

مشہور غیر مقلد عالم مولوی نذیر احمد دہلوی کے فتاوٰی میں ہے کہ :

''مدت رضاعت کے بعد دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، اور مدت رضاعت جمہور علماء کے نزدیک دو(۲) برس ہے۔''

حوالہ : ''فتاوٰی نذیریہ'' از : مولوی نذیر احمد دہلوی

(۱) مطبوعہ : الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، دہلی۔

طبع چہارم، ۱۴۲۷ھ، ۲۰۰۷ء ، جلد: ۲، صفحہ : ۴۴۵

(۲) مطبوعہ : اہل حدیث اکادمی، کشمیری بازار، لاہور (پاکستان)

طبع دوم ۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۱ء ، جلد: ۳، صفحہ : ۱۴۴

■ ایضاً .....

''ایک دفعہ اور دو(۲) دفعہ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور دوسری حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے قرآن مجید میں دس (۱۰) رضعات (چُسکی) سے حرمت رضاعت ثابت ہونے کا حکم نازل ہوا تھا، پھر یہ حکم منسوخ ہو کر پانچ رضعات سے حرمت رضاعت ثابت ہونے کا حکم نازل ہوا، امام شافعی رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کا یہی قول ہے اور اکثر فقہا کے نزدیک مطلق رضاع سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے، قلیل ہو، خواہ کثیر۔'' .... علامہ شوکانی اس مسئلہ کو مع مالہا و ما علیہا کے لکھ کر آخر میں فرماتے ہیں کہ ظاہر انہیں لوگوں کا قول ہے، جو لوگ خمس (۵) رضعات کے قائل ہیں۔''

حوالہ : ''فتاوٰی نذیریہ'' از : مولوی نذیر احمد دہلوی

(۱) مطبوعہ : الکتاب انٹرنیشنل، دہلی۔ جلد: ۲، صفحہ : ۴۵۱

(۲) مطبوعہ : اہل حدیث اکادمی، لاہور۔ جلد: ۳، صفحہ : ۱۵۲

مشہور غیر مقلد عالم محمد بن علی شوکانی کی مشہور کتاب ''الدُّرَرُ البَهِیَّہ'' کہ جس پر غیر مقلدین کے مقتدا علامہ ناصر الدین البانی نے تحقیق وتخریج کی ہے، اس کتاب میں صاف لکھا ہے کہ :

''نمبر 611 - رضاعت کی وجہ سے اثبات حرمت کی دو (۲) شرطیں ہیں۔ (۱) دو سال کی عمر سے پہلے دودھ پلایا گیا ہو : جیسا کہ قرآن میں دودھ پلانے کی مدّت یوں مذکور ہے ﴿حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ﴾ [البقرہ : ۲۳۳] ''مکمل دو سال'' (۲) پانچ مرتبہ الگ الگ دودھ پلایا گیا ہو۔''

حوالہ : **''فقہ الحدیث''** (اردو) ۔ قاضی شوکانی کی مشہور کتاب

''الدرر البهیه'' کا اردو ترجمہ، مترجم :۔ حافظ عمران ایوب لاہوری

ناشر : مکتبہ الفہیم ۔ مئوناتھ بھنجن (یو. پی) سن طباعت دسمبر ۲۰۰۶ء

جلد: ۲، صفحہ : ۱۴۴

■ سعودیہ عربیہ کے مفتی اعظم عبدالعزیز بن باز کے فتوی میں ہے کہ :

'' لِاَنَّ الرَّجُلَ اَلْمَذْکُوْرَ اَخٌ لِلْمَرْاَةِ الْمَذْکُوْرَةِ ، لِکَوْنِهٖ رَضَعَ مِنْ أُمِّهَا ، وَتَحْرِیْم ذَالِكَ مَعْلُوْمٌ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِاِجْمَاعِ اَلْمُسْلِمِیْنَ ، اِذَاکَانَتْ اُمُّهَا قَدْ اَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ حَالَ کَوْنِهٖ فِی الْحَوْلَیْنِ ''

ترجمہ : اس لئے کہ مذکور مرد بھائی ہے مذکورہ عورت کا، اس عورت کی ماں کا دودھ پینے کی وجہ سے اور یہ حرمت ثابت ہے قرآن، حدیث اور اجماع امت سے، جب کہ عورت کی ماں نے اسے پانچ مرتبہ دو (۲) سال کی عمر کی مدت کے اندر اندر دودھ پلایا ہو۔''

حوالہ : **''مَجْمُوْعُ فَتَاوَی وَمَقَالَاتٍ مُتَنَوِّعَةٍ''** (عربی)

از : عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن باز

ناشر : دار القاسم ۔ الریاض ۔ المملكة العربیه السَّعودیه ۔

الطبعة الاولیٰ ۱٤۲٥ھ، ۲۰۰٤ء جلد ۲۱، صفحه ۔ ۱۱

(۲۴) ''مَنِی (Virile) پاک ہے''

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

'' وَالْمَنِیُّ طَاهِرٌ سَوَاءٌ كَانَ رَطْبًا اَوْ يَا بِسًا مُغَلَّظًا اَوْ غَيْرَ مُغَلَّظٍ ''

ترجمہ : '' منی پاک ہے، چاہے وہ تر ہو یا خشک، گاڑھی ہو یا پتلی ہو۔''

حوالہ : ''نزول الابرار'' جلد۔۱ ، صفحہ : ۴۹

نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

'' وَالْمَنِیُّ طَاهِرٌ'' '' اور منی پاک ہے ''

حوالہ : ''کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق''

مطبوعہ : مطبع شوکت الاسلام، بنگلور۔ صفحہ : ۱۶

(۲۵) ''حضوراقدس کے والدین کے ایمان کے متعلق ''

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاوٰی میں ہے کہ :

سوال : ''پیغمبر خدا ﷺ کے بارے میں بعض علماء کا یہ بیان صحیح ہے یا غلط کہ ان کے والدین موحد مؤمن تھے۔ تفسیر ترجمان القرآن میں جابجا اس کے برخلاف لکھا ہوا ہے۔ لہذا آپ کا کیا ارشاد ہے ؟

جواب : میرے نزدیک صاحب ترجمان القرآن کا قول صحیح ہے۔''

حوالہ : ''فتاوٰی ثنائیہ'' ناشر : مکتبۂ ترجمان، دہلی

جلد نمبر ۲، صفحہ : ٦٨

(۲۶) ”منع کی دلیل نہ ہو، وہ کام جائز ہے“

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاوٰی میں ہے کہ :

سوال : ”بذریعہ فوٹوگراف کسی قاری کی قراءت قرآن پاک کو سننا جائز ہے یا نہیں ؟
مثلاً سلطان ابن سعود کے خطبے یا عرب وعجم کے کسی قاری کی قراءت قرآن پاک وغیرہ

جواب : جائز ہے۔منع کی کوئی دلیل نہیں۔“

حوالہ : ”فتاوٰی ثنائیہ“ ناشر : مکتبۂ ترجمان، دہلی (سن اشاعت : اکتوبر ۲۰۰۲ء)
جلد نمبر ۲، صفحہ : ۹۷

(۲۷) ”پانی کم ہو یا زیادہ ناپاک نہیں ہوتا “

نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

” وَلَا فَرْقَ عِنْدَنَا بَيْنَ مُسْتَعْمَلٍ وَغَيْرِمُسْتَعْمَلٍ وَلَا بَيْنَ سَاكِنٍ وَ مُتَحَرِّكٍ “

ترجمہ : ”اور ہمارے نزدیک مستعمل اور غیر مستعمل پانی میں کوئی فرق نہیں اور نہ ہی ساکن اور متحرک پانی میں کوئی فرق ہے “

حوالہ : **”نزول الابرار من فقہ النبی المختار“** مطبوعہ : سعید المطابع، بنارس۔ ۱۳۲۸ھ

جلد۔۱ ، صفحہ : ۲۹

مشہور غیر مقلد عالم نواب نور الحسن بن نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے لکھا ہے کہ :

” آب باران و دریا و چاہ طاہر و مطہر است ۔ پلید نمی گردد، مگر نجاستے کہ بو یا مزہ یا رنگ اُو را برگرداند۔ وحدیث قُلّتین کہ در صحیحین نیست ۔ مُأوّل ست ۔ وراجح عدم فرق ست در قلیل و کثیر و مستعمل و غیر مستعمل۔ واین ارجح مذہب است در نظر تحقیق۔ “

ترجمہ : ” بارش، دریا اور کنویں کا پانی پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے۔ یہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ یہ پانی صرف اسی شکل میں ناپاک ہوتا ہے، جبکہ اس میں نجاست پڑے اور نجاست کی وجہ سے اس پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے اور قلتین والی حدیث بخاری اور مسلم میں نہیں ہے۔ اس کی لوگوں نے تاویل کی ہے۔ اور بہتر مذہب یہ ہے کہ قلیل و کثیر اور مستعمل و غیر مستعمل میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہی سچی تحقیق ہے۔ “

حوالہ : **”عرف الجادی من جنان ھدی الھادی“ (فارسی) صفحہ : ۹**

مطبوعہ : مطبع صدیقی، بھوپال۔ ۱۳۰۱ھ

(۲۸) ”حلال جانور کے تمام اجزاء سوائے خون کے کھانا حلال“

مولوی نذیر احمد دہلوی کے فتاوٰی میں ہے کہ :

سوال نمبر ۲ے :

”بکری یا بکرے کی کھال و آنکھیں و کان و بیضہ و غدود و حرام مغز وغیرہ کتنی چیزیں حلال ہیں اور کتنی حرام۔ بینوا توجروا“

جواب سوال ۲ے :

”بکری وغیرہ جتنے جانور حلال ہیں، ان کے تمام اجزاء حلال ہیں۔ ان کی کوئی چیز حرام نہیں ہے۔ ہاں دم مسفوح حرام ہے کہ اس کی حرمت صریح قرآن مجید میں آئی ہے۔ اس کے سوا باقی تمام چیزیں حلال ہیں کیونکہ ان کی حرمت ثابت نہیں۔“

حوالہ : ”فتاوٰی نذیریہ“ (۱) مطبوعہ : اہل حدیث اکادمی، لاہور۔

سن اشاعت: ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۱ء جلد: ۳، صفحہ : ۳۱۹ اور ۳۲۰

(۱) مطبوعہ : الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، دہلی۔

طبع چہارم : ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۷ء، جلد: ۲، صفحہ : ۵۸۳ اور ۵۸۴

(۲۹) ”بحکم حدیث کوّا کھانا حرام مگر اہل حدیث کے علماء نے بالاتفاق اس کو جائز قرار دیا ہے“

مولوی نذیر احمد دہلوی کے فتاوٰی میں ہے کہ :

سوال : اس کوّے دیسی کی نسبت تحریر فرمادیں کہ جائز ہے یا ناجائز ؟

جواب : دیسی کوّا حرام ہے، اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔ اس واسطے کہ صحیحین میں حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ” خَمسٌ مِنَ الدَّوَابِ کُلُّهُنَّ فَاسِقٌ یقتلن فی الحل والحرم الغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور کذا فی البلوغ المرام “ یعنی من جملہ جانوروں کے پانچ جانور فاسق ہیں، جن کو حل وحرم دونوں جگہوں میں قتل کرنا چاہیئے (۱) کوّا (۲) چیل (۳) بچھو (۴) چوہا (۵) کٹ کھنا کتّا، اس حدیث متفق علیہ سے مطلقاً ہر کوّے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔“

حوالہ : ”فتاوٰی نذیریہ“ (۱) مطبوعہ : اہل حدیث اکادمی، لاہور۔

سن اشاعت: ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۱ء جلد: ۳، صفحہ : ۳۲۶

(۱) مطبوعہ : الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، دہلی۔

طبع چہارم : ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۷ء، جلد: ۲، صفحہ : ۵۸۷

ضروری نوٹ :۔ لیکن آگے چل کر صفحہ : ۳۲۷۔۵۸۸ اور ۳۲۸۔۵۸۹ پر کتاب ”فتح الباری“ کے حوالے سے حافظ ابن حجر کا قول نقل کیا ہے اور اس قول کی عربی عبارت کا اردو ترجمہ نقل کیا ہے کہ : ”علماء نے بالاتفاق اس چھوٹے کوّے کو جو دانہ کھاتا ہے اور جس کو غراب الزرع اور زاغ کہتے ہیں، حکم حرمت سے خارج کردیا ہے اور فتوٰی دیا ہے کہ اس کا کھانا جائز ہے۔“

ماحصل :۔ مندرجہ قول لکھنے کے بعد صاف حکم لکھا ہے کہ : ”اس عبارت سے واضح ہوا کہ بجز غراب الزرع کے باقی اور تمام کوّے غراب البقع کے ساتھ ملحق ہیں اور حرام ہیں۔“

(۳۰) ’’ کیا کیا کھانا جائز کردیا ‘‘

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاوٰی میں ہے کہ :

سوال : ’’ کچھوے کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ یہ حلال ہے یا حرام؟ مفصل جواب دیں۔

جواب : کچھوا حلال ہے۔ بحکم قرآن مجید ’’ قُلْ لَآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا الخ ‘‘

حوالہ : ’’فتاوٰی ثنائیہ‘‘ ناشر : مکتبۂ ترجمان، دہلی (سن اشاعت : اکتوبر ۲۰۰۲ء) جلد نمبر ۲، صفحہ : ۱۳۳

نوٹ : کچھوا = Tortoise = سُلَحفَاۃ

☆ فتوے میں مذکور آیت : سورۂ انعام آیت نمبر ۱۴۵

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاوٰی میں ہے کہ :

سوال : ’’ہمارے ملک میں سرطان یعنی کیکڑے کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور زید اس کو مچھلی میں شمار کر کے کھاتا ہے اور لوگوں کو حلّت کا فتوٰی دیتا ہے۔ بکر کہتا ہے کہ یہ عقرب کے مشابہ ہے۔ فرمایئے یہ حلال ہے یا حرام ؟

جواب : سرطان کی حرمت مجھے کسی آیت یا حدیث میں نہیں ملی۔ اس لئے بحکم ’’ ذَرُوْ نِیْ مَا تَرَشُکُمْ حلال ہے۔‘‘

حوالہ : ’’فتاوٰی ثنائیہ‘‘ ناشر : مکتبۂ ترجمان، دہلی (سن اشاعت : اکتوبر ۲۰۰۲ء) جلد نمبر ۲، صفحہ : ۱۰۹

نوٹ :

☆ سرطان = کیکڑا = Crab

☆ عقرب = بچھو = Scorpion

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ :

' وَيَحِلُّ مَاسِوَاهَا مِنْ ذَوَاتِ الْقَوَائِمِ وَالطُّيُوْرِ وَحَشْرَاتِ الْاَرْضِ كَوَبَرٍ وَنَسْرٍ وَرَخْمٍ وَ عَقْعَقٍ وَلَقْلَقٍ وَغُرَابٍ وَخُفَّاشٍ وَ هُدْهُدٍ وَبَبْغَاءَ وَطَاؤُوسٍ وَخُطَّافٍ وَقُنْفُذٍ وَضَبٍّ وَالْفِيْرَانِ ''

ترجمہ : ''اور حلال ہے اس کے علاوہ چوپائے جانور اور پرندوں اور زمین کے کیڑے مکوڑوں سے۔ جیسے کہ چھچھوندر، شاہین، گدھ، چتلا کوّا، بگلا، کوّا، چمگاڈر، ھدھد، طوطا، مور، ابابیل، خارپشت، گوہ (سُوسمارُ) اور چوہا۔''

حوالہ : ''کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق''

مطبوعہ : مطبع شوکت الاسلام، بنگلور۔ سن طباعت ۱۳۳۲ھ صفحہ : ۱۸۶

نوٹ : مندرجہ بالا عربی عبارت میں وارد کچھ پرندوں اور کیڑے مکوڑوں کے عربی ناموں کو عالمی پیمانہ کی کتب لغت سے حل کر کے مختلف زبانوں میں اس کے نام حسب ذیل درج ہیں تا کہ ناظرین کرام کو ان کی معلومات اچھی طرح حاصل ہو۔

		اردو	English	عربی نام	☆
		چھچھوندر	Hyrax,Mole	وَبُرٌ	☆
		شاہین	Eagle	نَسْرٌ	☆
		گدھ	Vulture	رَخْمٌ	☆
		چتلا کوّا	Magpie	عَقْعَقٌ	☆
		بگلا	Stork	لَقْلَقٌ	☆
		کوّا	Crow	غُرَابٌ	☆
		چمگاڈر	Bat	خُفَّاشٌ	☆
		کلغی دار پرندہ	Hoopoe	هُدْهُدٌ	☆
		طوطا	Parrot	بَبْغَاءُ	☆
		مور	Peacock	طَاؤُوسٌ	☆
		ابابیل	Swallow,Martin	خُطَّافٌ	☆
		خارپشت	Hedgehog	قُنْفُذٌ	☆
		سُوسمارٗ، چھپکلی، گوہ	Ligard/Porpoise	ضَبٌّ	☆
		جنگلی چوہا، چوہا	Mouse, Rat	فِيْرَانٌ (فَارٌ کی جمع)	☆
		کیڑے مکوڑے	Insects	حَشْرَاتُ الْاَرْضِ	☆
		چوپائے جانور		قوائم (قَاءِمَةٌ کی جمع)	☆

(۳۱) " اجماع کے تعلق سے متضاد اقوال "

مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے اصول شریعت صرف دو (۲) ہی بتائے ہیں :

" اُصُولُ الشَّرْعِ اِثْنَانِ ۔ اَلْكِتَابُ وَ السُّنَّةُ "

ترجمہ : "شریعت کے اصول صرف دو (۲) ہیں ۔ کتاب یعنی قرآن اور سنت یعنی حدیث ۔"

حوالہ : هدية المهدی من الفقه المحمدی ۔ صفحہ : ۸۲

مشہور غیر مقلد عالم نواب نور الحسن بھوپالی نے بھی شریعت کے اصول صرف دو ۲ بتائے ہیں :

" اَدِلَّــهء دِيْــنِ اِسْلَامُ وَ مِـلَّـتِ حَـقَّــهء خَيْرِ الْاَنَـامُ مُـنْـحَـصِرُ
دَرْدُوْ چِيْزَسْت ۔ يَكِىْ كِتَابِ عَزِيْزُ وَ دِيْگَرْ سُنَّتِ مُطَهَّرَهْ "

ترجمہ : "دین اسلام میں دلائل شرعیہ صرف دو (۲) چیزوں میں منحصر ہیں ۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ ۔"

حوالہ : **"عرف الجادی من جنان هدی الهادی" (فارسی)**

مطبوعہ : صدیقی الکائن، بھوپال ۔ ۱۳۰۱ھ صفحہ : ۳

لیکن غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ (تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام المتوفی ۷۲۸ھ) نے دین اسلام کے احکام کا مدار تین ۳ چیزوں پر بتایا ہے :

" فَمَبْنىٰ اَحْكَامِ هٰذَا الدِّيْنِ عَلىٰ ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ : اَلْكِتَابُ، وَالسُّنَّةُ،
وَالْاِجْمَاعُ "

ترجمہ : "دین کے احکام کی بنیاد تین (۳) چیزوں پر ہے ۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اور اجماع ۔"

حوالہ : **"مجموع الفتاوى لشيخ الاسلام"** مطبوعه : دار الكتب العلميه ۔ بيروت ۔ لبنان ،
الطبعة الثانيه ۲۰۰۵ء ۱۴۲۶ھ جلد ۔ ۱۱ جزء ۔ ۲۰ صفحه : ۷

اجماع کی تعریف کرتے ہوئے ابن تیمیہ نے یہاں تک لکھا ہے کہ :

’’ مَعۡنَی الۡاِجۡمَاع : اَنۡ تَجۡتَمِعَ عُلَمَاءُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ عَلٰی حُکۡمٍ مِنَ الۡاَحۡکَامِ : وَاِذَا ثَبَتَ اِجۡمَاعُ الۡاُمَّةِ عَلٰی حُکۡمٍ مِنَ الۡاَحۡکَامِ لَمۡ یَکُنۡ لِاَحَدٍ اَنۡ یَّخۡرُجَ عَنۡ اِجۡمَاعِهِمۡ ، فَاِنَّ الۡاُمَّةَ لَاتَجۡتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَةٍ ‘‘

ترجمہ : ’’یعنی اجماع کا مطلب یہ ہے کہ علماء مسلمین احکام میں سے کسی حکم پر اکھٹے (متفق) ہوجائیں۔اور جب امت کا اجماع کسی بات پر ثابت ہوجائے ،تو کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس سے باہر ہو۔اس لئے کہ بے شک امت گمراہی پر کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتی۔‘‘

حوالہ : **’’مجموع الفتاوی لشیخ الاسلام‘‘** مطبوعه : دار الکتب العلمیه ۔ بیروت ۔ لبنان ، الطبعة الثانیه ۲۰۰۵ء ۱۴۲٦ھ **جلد۔ ۱۱ جزء ۔ ۲۰ صفحه : ۷**

بلکہ غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ’’ابن تیمیہ‘‘ نے اجماع کے منکر کو کافر سمجھ کر یہاں تک لکھا ہے کہ :

’’ وَقَدۡ تَنَازَعَ النَّاسُ فِیۡ مُخَالِفِ الۡاِجۡمَاع : هَلۡ یُکَفَّرُ ؟ عَلٰی قَوۡلَیۡنِ : وَالتَّحۡقِیۡقُ : اَنَّ الۡاِجۡمَاعَ الۡمَعۡلُوۡمَ یُکَفَّرُ مُخَالِفُهٗ کَمَایُکَفَّرُ مُخَالِفُ النَّصِّ بِتَرۡکِهٖ ‘‘

ترجمہ : ’’اورلوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ اجماع کے مخالف کو کافر کہا جائیگا یا نہیں ؟ اس میں دو ۲ قول ہیں اور تحقیق یہ ہے کہ معلوم اجماع کے منکر کو بھی اسی طرح کافر کہا جائیگا جیسے نص یعنی قرآن کی صاف آیت کے مخالف کو اس کے چھوڑنے سے کافر کہا جائیگا۔‘‘

حوالہ : **’’مجموع الفتاوی لشیخ الاسلام‘‘** مطبوعه : دار الکتب العلمیه ۔ بیروت ۔ لبنان ، الطبعة الثانیه ۲۰۰۵ء ۱۴۲٦ھ **جلد۔ ۱۱ جزء ۔ ۱۹ صفحه : ۱۲۷**

ابن تیمیہ نے دین کی بنیاد کے لئے قرآن، حدیث اور اجماع کے کے تعلق سے لکھا ہے کہ ان میں خطا کا امکان نہیں :

’’ فَـدِیْـنُ الْـمُسْـلِمِیْـنَ مَبْنِیٌّ عَلیٰ اِتَّبَاع کِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ نَبِیّہٖ، وَمَا اتَّفَقَتْ عَلَیْہِ الْاُمَّۃُ، فَھٰذِہِ الثَّلَاثَۃُ ھِیَ اُصُوْلُ مَعْصُوْمَۃٌ ‘‘

ترجمہ : ’’مسلمانوں کے دین کی بنیاد کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع امت پر ہے ۔ یہی تینوں اسلام کے وہ اصول ہیں، جن میں خطا کا امکان نہیں ۔‘‘

حوالہ : **’’مجموع الفتاوی لشیخ الاسلام‘‘** مطبوعہ : دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت ۔ لبنان ، الطبعة الثانیه ۲۰۰۵ء ۱۴۲۶ھ **جلد۔ ۱۱ جزء ۔ ۱۹ صفحہ : ۷۵**

(۳۲) ’’ڈاڑھی ایک مشت یا ایک میٹر ‘‘

■ غیر مقلدین اپنی ڈاڑھی کے وہ بال جو ایک مشت سے زائد ہوں، نہیں کاٹتے اور ڈاڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ کر عرض و طول میں بڑھنے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے سینہ سے بھی متجاوز ہو کر ڈاڑھی بھدی ہیئت پر بڑھتی ہی رہتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عنقریب ان کی ڈاڑھی ناف کے نیچے تک پہونچ جائیگی۔

■ غیر مقلدین ڈاڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ کر ایک مشت سے زائد کو کاٹے بغیر بڑھاتے ہی رہنے کے ثبوت میں جن دو ۲ احادیث کریمہ کو پیش کرتے ہیں، اس کے تعلق سے غیر مقلدین کے شیخ الاسلام **مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری** کے مجموعہء فتاوٰی مسمّیٰ ’’فتاوٰی ثنائیہ‘‘ میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ جن میں سے چند حوالے ذیل میں درج ہیں۔‘‘

قاضی ثناء اللہ امرتسری کا فتوٰی ہے کہ :

سوال : ڈاڑھی مسلمان کو کس قدر لمبی رکھنے کا حکم ہے ؟

جواب : حدیث میں آیا ہے۔ ڈاڑھی کو بڑھاؤ، جس قدر خود بڑھے۔ ہاتھ کے ایک قبضے کے برابر رکھ کر زائد کٹوا دینا جائز ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ڈاڑھی مبارک قدرتی گول تھی، تاہم اطراف و جوانب طول و عرض سے کسی قدر کانٹ چھانٹ کر دیتے تھے۔‘‘

حوالہ : ’’**فتاوٰی ثنائیہ**‘‘ ناشر : مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی، مطبوعہ : **۲۰۰۲ء، جلد۔۲ صفحہ : ۱۲۳**

’’ ڈاڑھی کا بڑھانا حضرات انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے، جس کی آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو مخاطب فرما کر وجوبی صورت میں ترغیب دی۔ اور اس کے لئے آپ نے کوئی حد اور وقت بھی معین نہیں فرمایا۔ لیکن حضرت جابر ؓ سے روایت ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ’’ وَاَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ حَسَنٍ قَالَ کُنَّاو نَعْفِیُ السِّبَالَ اِلا فی حَجَّۃٍ اَوْ عُمْرَۃٍ ‘‘ (ترجمہ) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ (صحابہ کرام) ڈاڑھی کے بالوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے، مگر حج یا عمرہ میں کٹوایا کرتے تھے۔‘‘

حوالہ : ’’فتاوٰی ثنائیہ‘‘ (ایضاً) جلد ۔ ۲ صفحہ : ۱۲۴

'' عبداللہ بن عمرؓ جب حج یا عمرہ میں سر منڈاتے تو اپنی ڈاڑھی اور مونچھوں سے بھی کم کراتے اور یہ اثر تعلیقاً بخاری شریف میں ان لفظوں میں مروی ہے'' **وکان ابن عمر اذا حج اواعتمر قبض علیٰ لحیته فما فضل اخذه** '' (ترجمہ) عبداللہ بن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی سے پکڑتے اور جو مٹھی سے زیادہ ہوتی اسے کٹوا دیتے'' اور اسی طرح ابو ہریرہؓ سے بھی ثابت ہے۔''

حوالہ : ''فتاوٰی ثنائیہ'' (ایضاً) جلد ۔ ۲ صفحہ : ۱۲۵

مندرجہ بالا عبارت کے فوراً بعد لکھا ہے کہ :

'' **یہ دونوں جلیل القدر صحابی داڑھی کو کٹوایا کرتے تھے اور داڑھی بڑھانے کی حدیث بھی ان دونوں حضرات سے منقول ہے۔عبداللہ بن عمرؓ سے جو حدیث بخاری شریف میں مروی ہے وہ تو اوپر تحریر ہو چکی ہے۔اور ابو ہریرہؓ سے مسلم شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مونچھوں کو خوب کٹوایا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔ بہر حال ان حضرات کے فعل اور روایت میں تعارض واقع ہو رہا ہے۔اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ان حضرات نے دیدہ دانستہ حدیث کے خلاف کیا۔نعوذ باللہ۔اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کو حدیث رسول نہیں پہونچی تھی۔(کیونکہ وہ تو خود ہی روایت کرتے ہیں)۔اس صورت میں سوائے اس کے کہ ان کے فعل اور روایت میں تطبیق دی جائے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔''**

حوالہ : ''فتاوٰی ثنائیہ'' (ایضاً) جلد ۔ ۲ صفحہ : ۱۲۵ اور ۱۲۶

مذکور دونوں جلیل القدر صحابی کے فعل اور روایت میں یوں تطبیق دی گئی ہے کہ :

'' ان دونوں جلیل القدر صحابیوں کے فعل اور روایت میں یوں تطبیق ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث میں جو داڑھی کٹوانے کی ممانعت ہے،تو وہ جڑ سے کٹوانے کی ممانعت ہے (جیسا کہ آج کل عام رواج ہو رہا ہے)اور مطلقاً کٹوانے کی ممانعت نہیں ہے،جیسا کہ راویان حدیث سے ثابت ہے۔اور فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک شخص کی داڑھی کم کرائی تھی۔''

حوالہ : ''فتاوٰی ثنائیہ'' (ایضاً) جلد ۔ ۲ صفحہ : ۱۲۶

غیر مقلدوں کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری کا ایک دیگر فتوٰی ملاحظہ ہو :

سوال : حضرت رسول اللہ ﷺ سے داڑھی کا رکھنا کہاں تک ثابت ہے ؟ بعض علماء کہتے ہیں کہ داڑھی بالکل کٹانی یعنی قینچی لگانی بھی منع ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ چھوٹے بڑے سب ایک برابر کرانے کی کوئی مخالفت نہیں۔ براہ مہربانی صحیح حدیث درج فرمائیں۔

جواب : اس مسئلہ کے متعلق بارہا مذاکرات علمیہ لکھے گئے ہیں۔ اس بارے میں ۲ حدیثیں مختلف آئی ہیں۔ ایک میں تو فرمایا: داڑھی بڑھاؤ۔ دوسری میں حضرت کا اپنا فعل ہے کہ داڑھی کے ارد گرد سے بڑھے ہوئے بال کٹالیا کرتے تھے۔ اس لئے تطبیق یہ ہے کہ ساری رکھنی مستحب ہے۔ اور ایک مشت کے برابر رکھ کر باقی کٹالینا جائز ہے۔"

حوالہ : "فتاوٰی ثنائیہ" جلد۔۲ صفحہ : ۱۳۶

(۲۱) " امام بخاری مقلد تھے"

(1) امام بخاری، حضرت محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان مقلد تھے، امام الوہابیہ وغیر مقلدین تقی الدین ابی العباس احمد بن عبدالحلیم الحرانی المعروف بابن تیمیہ المتوفی ۷۲۸ ھ کے فتاوی کے مجموعہ میں صاف لکھا ہوا ہے کہ امام بخاری امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے۔ ملاحظہ فرمائیں :

وَكَذَلِكَ أَبُو زُرْعَةَ وَأَبُو حَاتِمٍ وَابْنُ قُتَيْبَةَ وَغَيْرُ هَؤُلَاءِ مِنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ وَالسُّنَّةِ وَالْحَدِيثِ وَكَانُوا يَتَفَقَّهُونَ عَلَى مَذْهَبِ أَحْمَد وَإِسْحَاقَ يُقَدِّمُونَ قَوْلَهُمَا عَلَى أَقْوَالِ غَيْرِهِمَا وَأَئِمَّةُ الْحَدِيثِ كَالْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِي وَغَيْرِهِمْ هُمْ أَيْضًا مِنْ أَتْبَاعِهِمَا وَمِمَّنْ يَأْخُذُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ عَنْهُمَا وداوُد مِنْ أَصْحَابِ إِسْحَاقَ.

(حوالہ : مجموع فتاوی ابن تیمیہ مولف : تقی الدین ابی العباس احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ الحرانی، جلد، ۱۵، جز، ۲۵، صفحہ، ۱۰۵
ناشر : دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔)

اور اسی طرح ابو زرعہ اور ابو حاتم اور ابن قتیبہ اور ان کے علاوہ سلف وسنت اور حدیث کے ائمہ جو احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کے مذہب پر تفقہ حاصل کیا اور ان کے اقوال کو دوسرے کے اقوال پر ترجیح دی، اور ائمہ حدیث جیسے بخاری و مسلم و ترمذی اور نسائی وغیرہ بھی امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق راہویہ کے متبعین میں سے ہیں اور ان حضرات میں سے جنھوں نے ان سے علم حدیث و فقہ حاصل کی۔

(2) غیر مقلدین کے جید عالم شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب المعروف ابن قیم الجوزیہ المتوفی ۷۵۱ھ اپنی معرکۃ الآراء کتاب اعلام الموقعین میں امام بخاری کے مقلد ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ :

"وَلَقَدْ أَنْكَرَ بَعْضُ الْمُقَلِّدِينَ عَلَى شَيْخِ الْإِسْلَامِ فِي تَدْرِيسِهِ بِمَدْرَسَةِ ابْنِ الْحَنْبَلِيِّ وَهِيَ وَقْفٌ عَلَى الْحَنَابِلَةِ، وَالْمُجْتَهِدُ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَقَالَ :إنَّمَا أَتَنَاوَلُ مَا أَتَنَاوَلُهُ مِنْهَا عَلَى مَعْرِفَتِي بِمَذْهَبِ أَحْمَدَ، لَا عَلَى تَقْلِيدِي لَهُ، وَمِنْ الْمُحَالِ أَنْ يَكُونَ هَؤُلَاءِ الْمُتَأَخِّرُونَ عَلَى مَذْهَبِ الْأَئِمَّةِ دُونَ أَصْحَابِهِمْ الَّذِينَ لَمْ يَكُونُوا يُقَلِّدُونَهُمْ، فَأَتْبَعُ النَّاسِ لِمَالِكٍ ابْنُ وَهْبٍ وَطَبَقَتُهُ مِمَّنْ يُحَكِّمُ الْحُجَّةَ وَيَنْقَادُ لِلدَّلِيلِ أَيْنَ كَانَ، وَكَذَلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ أَتْبَعُ لِأَبِي حَنِيفَةَ مِنْ الْمُقَلِّدِينَ لَهُ مَعَ كَثْرَةِ مُخَالَفَتِهِمَا لَهُ، وَكَذَلِكَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُد وَالْأَثْرَمُ وَهَذِهِ الطَّبَقَةُ مِنْ أَصْحَابِ أَحْمَدَ أَتْبَعُ لَهُ مِنْ الْمُقَلِّدِينَ الْمَحْضِ الْمُنْتَسِبِينَ إلَيْهِ، وَعَلَى هَذَا فَالْوَقْفُ عَلَى أَتْبَاعِ الْأَئِمَّةِ أَهْلِ الْحُجَّةِ وَالْعِلْمِ أَحَقُّ بِهِ مِنْ الْمُقَلِّدِينَ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ".

(اعلام الموقعین عن رب العالمین، مولف : شمس الدین ابی عبداللہ محمد المعروف با بن قیم الجوزیہ، ص:۳۷۷)

اور بعض مقلدین شیخ الاسلام کی حنبلی مدرسہ میں تدریس کا انکار کرتے ہیں جو کہ مذہب حنابلہ کے لیے وقف تھا، جبکہ مجتہد ان لوگوں میں سے نہیں ہے۔ جیسا کہ ابن تیمیہ نے فرمایا : میں جس قدر امام احمد کے مذہب سے واقف ہوں اسی قدر اس سے استفادہ کرتا ہوں نہ کہ ان کہ تقلید۔ اور یہ امر محال ہے کہ متاخرین ائمہ مذہب جو ان کے اصحاب نہ تھے ان کی تقلید نہیں کرتے تھے، تو احمد بن وہب کے پیروکار اور ان کا وہ طبقہ جن کو حجت و دلیل بنائی جاتی، کہاں تھا؟ اور اسی طرح ابو یوسف اور محمد ابو حنیفہ کے متبعین و مقلدین ہونے کے بعد بھی بہت سے مسائل میں ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ ایسے ہی امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داود، امام اثرم ہیں، یہ طبقہ حضرت امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں سے ہے اور ان مقلدین محض سے کہیں بڑھ کر امام احمد کا متبع ہے جو امام احمد کی طرف اپنی نسبت کرتے ہیں۔

(3) غیر مقلدین کے جید عالم اور صاحب تصانیف کثیرہ نواب صدیق حسن خان قنوجی ثم بھوپالی المتوفی ھ اپنی کتاب ابجد العلوم میں امام بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان کو امام شافعی کا مقلد بتاتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ :

وَ أعْلَمْ أن استقصاء الأئمة الحنفية و تصانيفهم خارج عن طرق هذا المختصر .فلنذكر بعد ذلك نبذا من أئمة الشافعية ليكون الكتاب كامل الطرفين حائز الشرفين و هؤلاء صنفان :أحدهما :من تشرف بصحبة الإمام الشافعي و الآخر من تلاهم من الأئمة.

و أما الصنف الثاني فمنهم :محمد بن إدريس الشافعي و محمد بن إسماعيل البخاري.

(ابجد العلوم، مولف :صدیق بن حسن خان قنوجی ۱۸۸۹، جلد ۳، ص ۱۰۴)

جاننا چاہیئے کہ ائمہ حنفیہ اور ان کی تصانیف کی تحقیق اس مختصر کتاب سے خارج ہے۔ تو آیئے اس کے بعد ائمہ شافعیہ کے بارے میں تھوڑا ذکر کرتے ہیں تا کہ کتاب دونوں جہت سے کامل اور شرف وکرامت کی حامل ہو جائے، یہ ائمہ شافعیہ دو قسم کے ہیں ایک وہ جنھوں نے امام شافعی کی صحبت اختیار کی اور دوسر یوہ جنھوں نے ان کی اتباع و پیروری کی۔ رہے دوسری قسم کے ائمہ شوافع تو وہ ان میں محمد بن ادریس اور امام بخاری ہیں۔

(4) دورحاضر کیجماعت غیرمقلدین کے جید عالم اور مصنف مولوی تقی الدین ندوی المظاہری اپنی کتاب الامام البخاری امام الحفاظ والمحد ثین میں صاف لکھا ہے کہ امام بخاری امام شافعی کے مقلد تھے۔

اختلف أهل العلم فى مسالك أئمة الحديث، بعضهم عدوهم كلهم من المجتهدين، وأخرون جعلوهم من المقلدين، أما الإمام البخارى فمن المعروف أنه شافعى، ولذا عده السبكى فى طبقات الشافعية و النواب صديق حسن خان فى أبجد العلوم فى عدادهم و قال الحافظ ابن حجر فى الفتح إن البخارى فى جميع ما يورده فى تفسير الغريب، إنما ينقله من أهل ذلك الفن كأبى عبيد و النضر بن شميل والفراء وغيرهم وأما المباحث الفقهية فغالبها مستمدة له من الشافعى وأبى عبيد.

(حوالہ :الامام البخاری امام الحفاظ والمحد ثین،مولف : تقی الدین الندوی المظاہری،ص،۵۵،ناشر :دارالقلم،دمشق، طباعت چہارم: ۱۴۱۵ھ، - ۱۹۹۴ع)

اہل علم ائمہ حدیث کے مسلک میں مختلف ہیں،بعض لوگوں نے ان سب کو مجہدین بتایا ہے اور بعض نے ان کو مقلدین میں شمار کیا ہے۔رہے امام بخاری تو وہ شافعی المذہب مشہور ہیں اور اسی لیے امام سبکی نے طبقات شافعیہ میں اور نواب صدیق حسن خان نے ابجد العلوم میں انھیں شافعی کہا ہے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ امام بخاری تفسیر غریب میں جو کچھ بھی فرماتے ہیں وہ اس فن کے ماہرین سے نقل کرتے ہیں جیسے ابوعبید ونضر بن شمیل وفراء اور فقہی مباحث میں زیادہ تر امام شافعی اور ابوعبید سے استفادہ کرتے ہیں۔